غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
ذکر آیات ولادت کیجیے

عید میلاد النبی ﷺ

پر اعتراضات کے جوابات

-: از افادات :-

شہید اہل سنت علامہ خرم رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ

-: ترتیب :-

محمد ثاقب رضا قادری

تفصیلات

کتاب	: عید میلاد النبی ﷺ پر اعتراضات کے جوابات
از افادات	: شہید اہل سنت علامہ خرم رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ
تحریک	: علامہ قاری محمد سلیمان سیالوی۔ دامت برکاتہم العالیہ۔
ترتیب	: محمد ثاقب رضا قادری۔ عفی عنہ۔
صفحات	: بتیس (32)
اشاعت اول	: 2011ء (تعداد:3000)
اشاعت ثانی	: 2011ء (تعداد:10,000)
اشاعت ثالث	: 2012ء (تعداد:10,000)
اشاعت رابع	: 2013ء (تعداد:1,000)
قیمت	:
ناشر	: مسلم کتابوی، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کیئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین

یادرہے کہ یہ رسالہ وہابی و دیوبندی حضرات کی طرف سے شائع کیے گئے پمفلٹس/اشتہارات/ہینڈ بلز کے جواب میں پیش کیا جارہا ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رُسوائیاں ہوتیں

الحمدللہ مسلمانانِ عالم ہرسال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کو عقیدت و احترام اور جوش وجذبے سے مناتے ہیں۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری پر اظہار فرحت وانبساط کرنا ہے اور اس خوشی کے اظہار کے لیے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنی فہم وبساط کے مطابق مختلف ذرائع اور طریقے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً گھروں بازاروں، مساجد وغیرہ میں جھنڈیاں لگانا، چراغاں کرنا، قرآن خوانی، نعت خوانی، درود وسلام و سیرت طیبہ کے بیان کی محافل کا انعقاد کرنا، لنگر تقسیم کرنا، گلیوں بازاروں کو سجانا وغیرہ۔

اللہ عزوجل نے خود ایسے ایام کو عام دنوں سے ممیّز وممتاز فرما کر ان کی اہمیت کا اظہار کیا، چنانچہ آیت قرآنی ہے:

وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ

اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔ (پارہ ۱۳، ابراہیم: ۵)

ایک آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت، وصال اور دوبارہ اٹھنے کے دن پر سلامتی نازل فرمائی۔

وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا

اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔ (پارہ ۱۶، مریم: ۱۵)

قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا منقول ہے:

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا

اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا، جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔ (پارہ ۱۶، مریم: ۳۳)

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت و وصال کے دن عام دنوں جیسے نہیں، مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت و وصال کے دن پر سلامتی نازل فرمائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی ویسی ہی سلامتی کی دعا فرمائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و وصال کے ایام پر کس قدر سلامتی نازل ہوتی ہوگی!!! اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے روکنا درحقیقت رب تعالیٰ کے انعام و اکرام، فیوض وبرکات اور سلامتی سے محروم کرنے کی سعی کرنا ہے۔

اب کچھ عرصہ سے بعض مدعیانِ اسلام نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رد میں اشتہارات، پمفلٹس، رسائل وغیرہ شائع کرنا اور ایس ایم ایس کرنا اپنا مشغلہ بنا رکھا ہے اور یوں میلاد شریف کے متعلق عوام الناس کے قلوب واذہان میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی سعیِ مذموم کا سلسلہ دراز کر رکھا ہے، اپنی روایتی ہٹ دھرمی پر چلتے ہوئے اہل علم حضرات سے چھپ چھپ کر کم علم مسلمانوں سے بحث کرتے ہیں اور اہل علم حضرات سے کتراتے ہیں، ان کی بے سروپا باتوں سے کچھ ان پڑھ یا کم علم مسلمانوں کے دلوں میں وسوسے جنم

لینے لگتے ہیں۔

ہم اس رسالہ میں ان مسلمان بھائیوں کے وساوس رفع کرنے، علمی تشنگی مٹانے کے لئے منکرین میلاد کی طرف سے اب تک قائم کردہ اعتراضات کو مع جواب تحریر کررہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں؛

اعتراض نمبر 1: میلاد منانا شرک ہے۔

استغفراللہ العظیم، جاہلوں سے رب تعالی کی پناہ، منکر میلاد بغضِ مصطفیٰ ﷺ میں کس قدر علمی خیانت کا مرتکب ہورہا ہے کہ عید میلاد پر شرک کا فتوی چسپاں کردیا جب کہ عید میلاد النبی ﷺ کا مطلب ہی حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی منانا ہے اور رب تبارک وتعالی کی شان تو لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُولَدْ ہے۔یعنی نہ اُس کو کسی نے جنا اور نہ اُس نے کسی کو جنا۔لہذا ولادت مصطفیٰ ﷺ پر خوشی منانے کو اَن پڑھ، جاہل، متعصب ہی شرک کہہ سکتا ہے۔

منکر میلاد سے سوال:

(۱) کسی کام کو شرک کہنے کے لئے دلیل قطعی کی حاجت ہے اگر میلاد شریف کے شرک ہونے پر آپ کے پاس کوئی دلیل قطعی ہے تو بیان کریں ورنہ بلا دلیل شرک کا فتوی لگا کر جہنم کے حق دار مت بنو۔

(۲) اگر عید میلاد النبی ﷺ منانا شرک ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ تم لوگ ۱۲ ربیع الاول کے دن ’عید میلاد اللہ‘ کے قائل ہو، کیا تمہارے نزدیک رب کی پیدائش ثابت ہے؟ والعیاذ باللہ تعالی

اعتراض نمبر 2: میلاد منانا بدعت ہے

یہ اعتراض بھی معترض کی جہالت کی دلیل ہے، کیونکہ بدعت اس کام کو کہتے ہیں جس کی کوئی حقیقت اسلام میں نہ ہو جب کہ حضور ﷺ کی آمد کی خوشی منانا، حضور ﷺ کے ذکر پاک کی محافل کا انعقاد کرنا تو عین اسلام ہے اور اس کا قرآن وحدیث میں منقول ہونا اور انبیاء کرام وصحابہ کا معمول ہونا ہم ان شاء اللہ آگے ثابت کریں گے۔

یہاں ایک حدیث مبارکہ کو بیان کرنا ضروری ہے جس کو منکرین میلاد دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ“.

(بخاری:2499، مسلم:3241، سنن ابی داود:3990)

اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

جبکہ اس کا درست ترجمہ یہ ہے:

جس نے دین میں وہ بات پیدا کی جو دین کی قسم سے نہیں (بلکہ دین کی ضد اور مخالف ہے) تو وہ مردود ہے۔

اگر ان حضرات کے مطابق ترجمہ کیا جائے تو صحیح مسلم شریف کی اس حدیث مبارکہ کا کیا معنی کیا جائے گا جس میں اسلام میں اچھی اچھی بدعتیں (یعنی نئے کام) ایجاد کرنے کی اجازت خود رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائی اور اس پر اجر کی بشارت بھی سنائی؛

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ،
مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَ لاَ يُنْقَصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ

(صحیح مسلم: حدیث: ۴۸۳۰، سنن ابن ماجہ: حدیث: ۲۰۳، مسند احمد: ۱۸۳۸۷، مصنف عبدالرزاق: حدیث: ۲۱۰۲۵، معجم کبیر طبرانی: حدیث: ۲۳۸۴، سنن دارمی: حدیث: ۵۲۱)

ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا اس کے لئے اس کا اجر ہے اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے اجر میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

پس ثابت ہوا کہ میلاد شریف کو بدعت (سیئہ) کہنا بے بنیاد ہے اور معترض کی علم دین سے جہالت کی دلیل ہے۔

منکر میلاد سے سوال:

اگر میلاد منانا بدعت ہے تو رائیونڈ اجتماع، مرید کے اجتماع، جشن صد سالہ دیوبند، ختم بخاری، مقابلہ حسن قرأت، سیرت النبی ﷺ کانفرنسز، دفاع پاکستان کانفرنسز، طلبا کانفرنسز، یوم یکجہتی ءکشمیر، مفتی محمود (والد مولوی فضل الرحمٰن دیوبندی) کی برسی منانا کیسے جائز ہے؟

اعتراض نمبر 3:

کیا صحابہ ءکرام نے میلاد منایا؟ دورِ نبوت میں یہ دن ۲۳ مرتبہ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲ مرتبہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ۱۰ مرتبہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں ۱۲ مرتبہ، علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے دور میں ۵ مرتبہ آیا، کیا انہوں نے میلاد منایا؟

’شرم تم کو مگر نہیں آتی‘ اے منکر میلاد تیری چوری پکڑی گئی۔ ہر وقت رٹ تُو قرآن و حدیث کی لگاتا ہے اور جب میلاد کی بات آئی تو خاص صحابہ کرام کے فعل سے دلیل کیوں

طلب کی حالانکہ تمہارے اپنے لوگوں نے لکھا ہے کہ ’’مدعی سے صرف دلیل طلب کی جائے گی نہ کہ دلیل خاص۔‘‘ (انوارات صفدر، جلد۱، صفحہ ۳۶۳ مطبوعہ اتحاد اہل السنة والجماعة، پاکستان)

مشہور دیوبندی مناظر امین صفدر اوکاڑوی نے لکھا ہے: ’’مدعی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا کہ یہ خاص قرآن سے دکھاؤ یا خاص ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث دکھاؤ یا خاص فلاں فلاں کتاب سے دکھاؤ یہ محض دھوکا اور فریب ہے کتاب و سنت نے دلیل خاص کی ہرگز پابندی عائد نہیں کی، اَن پڑھ لوگوں سے اس قسم کی شرائط پر دستخط لئے جاتے ہیں جو شرعاً باطل ہوتی ہیں یہ خاص مرزا قادیانی کی سنت ہے۔‘‘ (مجموعہ رسائل، جلد۱، ص۱۶۵ مطبوعہ ادارہ غلام احناف، لاہور)

بہر حال ہم اولاً قرآن پاک سے بیان میلاد ثابت کرتے ہیں، اللہ عزوجل نے اپنے پاک کلام میں حضور ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کا میلاد (یعنی تشریف آوری کا) بیان فرمایا ہے۔ بلکہ یہی نہیں ہر دور میں انبیائے کرام کا یہ معمول رہا کہ وہ اپنی امت کے سامنے حضور کا میلاد بیان کرتے۔ چند آیات پیش خدمت ہیں:

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ.

تو ہم نے اسے اسحاق کی خوش خبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی۔

(پارہ۱۲، ھود:۷۱)

اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی.

بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا۔ (پارہ۳، ال عمران:۳۹)

اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ.

اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی جس کا نام ہے مسیح،

مریم کا بیٹا۔(پارہ۳،ال عمران:۴۵)

میلاد مصطفی ﷺ بزبان عیسیٰ :

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ.

ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔(پارہ۲۲،الصّف:۶)

قرآن پاک اور بیان میلاد مصطفی ﷺ :

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔(پارہ۳،ال عمران:۸۱)

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔(پارہ۶،المائدہ:۱۵)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور

چمکا دینے والا آفتاب۔(پارہ۲۲،الاحزاب:۴۶۔۴۵)

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ.

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔(پارہ۱۷، الانبیاء:۱۰۷)

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا۔ (پارہ۱۹،الفرقان:۵۶)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ.

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔(پارہ۱۱،یونس:۱۷۴)

قرآن پاک میں اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کے میلاد شریف کی قسم ارشاد فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ (پارہ۳۰، البلد:۳)

یعنی قسم ہے والد کی اور قسم ہے مولود کی۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ ”وَلَدُ“ سے مراد ذات مصطفی ﷺ ہے۔(المظہری، ج۱،ص۲۶۴، الکشاف، ج۴،ص۲۵۵،غرائب القرآن للنیشاپوری، زیر آیت)

حضور ﷺ اللہ عزوجل کا 'فضل'، 'رحمت' اور 'نعمت' ہیں اور فضل نعمت اور رحمت کے ملنے پر قرآنی حکم ہے کہ خوشیاں منائی جائیں، اور رب کی نعمت کا خوب خوب چرچا کیا جائے۔

اللہ عزوجل ارشادفرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَ بِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ. (پارہ 11،یونس:58)

تم فرماؤاللہ ہی کے فضل اوراسی کی رحمت اوراسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ. (پارہ ۳۰، الضحیٰ: ۱۱)

اوراپنے رب کی نعمت کاخوب چرچا کرو۔

منکر میلاد سے سوال:

کیا وہابی دیوبندی حضورﷺ کواللہ عزوجل کی نعمت ، فضل اور رحمت تسلیم نہیں کرتے؟ اگر کرتے ہیں تو پھر حکم قرآنی کے امتثال حضورﷺ کی آمد کا چرچا کیوں نہیں کرتے؟

حضورﷺ نے خود صحابہ کرام کے مجمع میں اپنا میلاد بیان فرمایا:

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْب'' خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ وَ اِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِل'' فِیْ طِیْنَتِہٖ وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةُ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَشَارَةُ عِیْسٰی وَ رُؤْیَا اُمِّیْ اَلَّتِیْ رَأَت حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَ قَدْ خَرَجَ لَھَا نُوْر'' اَضَاءَ لَھَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامَ.

بے شک میں اللہ عزوجل کے ہاں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھا ہوا تھاجب آدم علیہ السلام ابھی مٹی کے خمیر میں تھے اور میں تمہیں پہلے کی خبر دیتا

ہوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں ،عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اوراپنی والدہ کا خواب ہوں جوکہ انہوں نے میری وقت ولادت دیکھا بے شک اُن سے ایک نور خارج ہوا جس سے اُن کے لئے شام کے محلات روشن ہوگئے

(مسند احمد،حدیث:۱۶۵۲۵،مستدرک للحاکم:۴۱۴۰،معجم الکبیر للطبرانی:۱۵۰۳۲، شعب الایمان:۱۳۷۴،صحیح ابن حبان:۶۱۵۰)

فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی الْمِنبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَةً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا وَ خَیْرِھِمْ نَفْسًا.

ایک دن رسول اللہﷺ منبر پرجلوہ افروز ہوئے ،آپﷺ نے صحابۂ کرام سے پوچھا: میں کون ہوں؟

صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

آپﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق بنائی تو مجھے بہترین مخلوق میں رکھا، پھراسکے دوگروہ بنائے تو مجھے بہترین گروہ میں رکھا، پھر قبیلے بنائے تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا ، پھران قبائل کوگھروں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گھرانے اورخاندان میں رکھا۔(ترمذی:۳۴۵۵،۳۵۴۱،مسند احمد:۱۶۹۲)

صحابہ کرام اور محفل میلاد مصطفیﷺ

امام بخاری کے استاد امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا اَجۡلَسَکُمۡ ؟

تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟

انہوں نے کہا:

جَلَسۡنَا نَدۡعُوا اللّٰهَ وَ نَحۡمَدُهٗ عَلٰی مَا هَدَانَا لِدِيۡنِهٖ وَ مَنَّ عَلَيۡنَا بِکَ.

ہم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے اور اس نے ہمیں جو اسلام کی ھدایت عطا فرمائی اس پر اس کی حمد و ثنا بیان کرنے اور اس نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر جو احسان کیا، اس کا ذکر کرنے کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

آللّٰهِ مَا اَجۡلَسَکُمۡ اِلَّا ذٰلِکَ؟

بخدا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟

صحابہ نے عرض کیا:

آللّٰهِ مَا اَجۡلَسَنَا اِلَّا ذٰلِکَ.

بخدا ہم اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَمَا اِنِّیۡ لَمۡ اَسۡتَحۡلِفۡکُمۡ تُهۡمَةً لَّکُمۡ وَ اِنَّمَا اَتَانِیۡ جِبۡرِيۡلُ عَلَيۡهِ السَّلَامُ فَاَخۡبَرَنِیۡ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِیۡ بِکُمُ الۡمَلَائِکَةَ.

میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی لیکن ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

(مسند کبیر للطبرانی، جلد ۸، ص ۲۷۸، رقم: ۱۶۰۵۷، کتاب التوحید لابن مندہ، رقم: ۸۱۰، مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴، ص ۹۲، رقم: ۱۶۹۶۰، نسائی، جلد ۲، ص ۳۱۰، رقم: ۵۴۲۸)

قارئین کرام! میلاد النبی ﷺ پر صحابہ کرام کی خوشیاں ملاحظہ کیں خود حضور اکرم نور مجسم ﷺ ہر سال نہیں بلکہ ہر پیر کے دن روزہ رکھ کر اپنے میلاد کی خوشی منائی صحابہ کرام نے پیر کے دن روزہ رکھنے کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا، ''اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی روز مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔'' (صحیح مسلم، رقم: ۱۹۷۷، ابوداؤد، رقم: ۱۷۲۰، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۲۲۹۹۷، ۲۲۹۵۲، ۲۲۹۱۷، ۲۲۹۰۸، ۲۲۹۰۴)

یہ تو چند ایک حوالہ جات قرآن و حدیث سے پیش کر دیئے ورنہ محفل میلاد کے جواز پر یہی دلیل کافی ہے کہ شریعت اسلامیہ میں اس سے منع نہیں کیا گیا اور یہ عام قاعدہ ہے کہ جو چیز منع نہ ہو وہ جائز ہوتی ہے۔ اسی قاعدے کو وہابی مولوی ثناء اللہ نے مسجدوں میں محراب کے جواز پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔ (فتاوی ثنائیہ، جلد ۱، ص ۴۷۶، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

ہم نے قرآن و حدیث و تعامل صحابہ سے میلاد کے دلائل پیش کئے اب ذرا خبر منکرین میلاد کے گھر کی بھی لینی ضروری ہے۔ قارئین کرام غور فرمائیں کہ یہ لوگ ہم سے صحابہ کے عمل سے دلیل کا تقاضا کرتے ہیں اور خود لکھتے ہیں کہ صحابہ کا قول حجت (دلیل) نہیں۔ چند حوالے پیش خدمت ہیں؛

وہابی مولوی محمد جوناگڑھی نے اپنی کتاب ''طریق محمدی'' میں لکھا، ''بہت سے

صاف صاف موٹے موٹے مسائل ایسے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان میں غلطی کی۔'' (طریق محمدی، صفحہ ۷۸، مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی)

وہابیوں کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری طلاق ثلاثہ کے بارے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو رد کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''ہم اسے کیوں مانیں ہم ''فاروقی'' تو نہیں، ہم محمدی ہیں ہم نے ان کا کلمہ تو نہیں پڑھا۔'' (فتاوی ثنائیہ جلد ۲، صفحہ ۲۵۲ مطبوعہ ادارہ ترجمان السنۃ، لاہور)

وہابیوں کے نزدیک فعل صحابہ حجت نہیں

وہابیوں کے شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے: ''فہم صحابہ حجت شرعی نہیں ہے۔'' (فتاوی نذیریہ، جلد ۱، ص ۶۲۲ مطبوعہ اہل حدیث اکیڈمی، کشمیری بازار لاہور)

مزید لکھتا ہے: ''اس سے حجت نہیں لی جا سکتی کیونکہ صحابی کا قول ہے'' (فتاوی نذیریہ، جلد ۱، ص ۳۴۰)

مولوی رئیس ندوی غیر مقلد وہابی لکھتا ہے: ''ایک سے زیادہ واضح مثالیں ایسی موجود ہیں جن میں حضرت عمر یا کسی بھی خلیفہ راشد نے نصوص کتاب وسنت کے خلاف اپنے اختیار کردہ موقف کو بطور قانون جاری کر دیا تھا۔'' (تنویر الآفاق، ص ۱۰۸ مطبوعہ صہیب اکیڈمی، کوٹلی ضلع شیخوپورہ)

وہابی عقیدہ: نبی کی رائے بھی حجت نہیں

وھابی مولوی محمد جوناگڑھی اپنی کتاب طریق محمدی میں لکھتا ہے: ''جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو، اس دین والے آج ایک امتی کی رائے کو دلیل سمجھنے لگے۔'' (طریق

محمدی، صفحہ ۵۹ مطبوعہ مکتبہ محمدیہ، چیچہ وطنی)

سوچنے کی بات:

جب وہابیہ کے نزدیک نبی وصحابہ کی بات دلیل نہیں تو پھر محفل میلاد کے جائز ہونے کے لئے صحابہ کرام کے فعل سے دلیل کا تقاضا کیسا!!!

منکر میلاد سے سوال:

اب ہم منکر میلاد کا سوال اسی پر لوٹاتے ہیں، قرآن و حدیث میں دکھاؤ کہ اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی محفل کرنے سے منع کیا ہو، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ۲۳ سالہ حیات ظاہری میں اس عمل سے منع کیا ہو، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲ مرتبہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ۱۰ مرتبہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں ۱۲ مرتبہ، علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے دور میں ۵ مرتبہ آیا، کیا انہوں نے میلاد سے روکا؟ اگر نہیں تو پھر وہابیہ کا آج میلاد سے روکنا، پمفلٹس چھاپنا، اشتہارات آویزاں کرنا، کتب تحریر کرنا کہاں سے ثابت ہے؟ لاؤ کوئی ایک دلیل ہی لاؤ۔ **فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی و قودھا الناس والحجارۃ**

اعتراض نمبر 4:

اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں یہ دن ''عید'' کیسے ہے؟ اور اگر عید ہے تو اس میں کتنے رکعت نماز ادا کرنی چاہیے اس کی تکبیرات کتنی ہیں؟

یہ کہنا کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں سراسر جہالت ہے، حالانکہ احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ جمعہ، ایام تشریق، یوم عرفہ بھی عید کا دن ہے۔ احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؛

یَوۡمُ الۡجُمُعَۃُ عِیۡد.

یعنی جمعہ کا دن عید ہے (مستدرک للحاکم، جلد ۱، ص ۶۰۳)

جمعہ ایسی عید ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحٰی سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

اِنَّ یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ سَیِّدُ الۡاَیَّامِ وَاَعۡظَمُھَا عِنۡدَاللّٰہِ وَ ھُوَ اَعۡظَمُ عِنۡدَاللّٰہِ مِنۡ یَوۡمِ الۡاَضۡحٰی وَ یَوۡمِ الۡفِطۡر.

یعنی جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے ہاں تمام سے عظیم ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الاضحٰی اور یوم الفطر دونوں سے افضل ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، باب الجمعہ، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۱۰۸۴، مسند ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: ۸۱۴، معجم الکبیر للطبرانی: ۴۵۱۱، ۴۵۱۲)

حضرت عقبی بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یَوۡمُ عَرَفَۃَ وَ یَوۡمُ النَّحۡرِ وَ اَیَّامُ التَّشۡرِیۡقِ عِیۡدِنَا اَھۡلَ الۡاِسۡلَامِ وَھِیَ اَیَّامُ اَکۡلٍ وَّ شُرۡبٍ.

یعنی عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور تشریق کے دن ہمارے عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ (المستدرک للحاکم، جلد ۱، صفحہ ۶۰۰)

اس کے علاوہ قرآن پاک میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دعا منقول ہے:

رَبَّنَآ اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوۡنُ لَنَا عِیۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَۃً مِّنۡکَ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ.

یعنی اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے نعمتوں کا دسترخوان نازل فرما

تا کہ وہ ہمارے لئے عید قرار پائے اور وہ تیری طرف سے نشانی بنے اور تُو بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔ (پارہ ۷، مائدہ: ۱۱۴)

غور طلب بات:

حضرت عیسی علیہ السلام تو دسترخوان نازل ہونے کے دن کو "عید" قرار دیں تو جس دن فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات ﷺ دنیا میں جلوہ گر ہوں وہ دن کیونکر نہ عید قرار پائے؟ رہا سوال نماز مع اضافی تکبیرات کا، تو یہ اللہ عزوجل کا اس امت پر فضل در فضل ہے کہ اس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے میں اس دن کوئی اضافی عبادت فرض نہ کی۔ جہاں تک منکرین کے اعتراض کی بات ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ یہ قاعدہ قرآن وسنت میں کہاں منقول ہوا کہ جو دن عید کا ہوگا اس میں لازماً اضافی عبادت بھی امت پر واجب ہوگی حالانکہ ایام تشریق، یوم عرفہ، جمعہ بھی عید کے دن قرار پائے تو اس دن کون سی اضافی عبادت لازم ہوئی؟

منکر میلاد سے سوال:

مذکورہ بالا احادیث کی رُو سے تو اہل اسلام کی پچاس (۵۰) سے زائد عیدیں ثابت ہوتی ہیں آپ نے دو (۲) عیدوں کی قید کہاں سے لگائی؟

اعتراض نمبر 5:

حضور ﷺ کا یوم ولادت ۱۲ ربیع الاول کو نہیں بلکہ ۹ ربیع الاول ہے۔

حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی تاریخ کے متعلق مؤرخین کی آرا مختلف ہیں مگر جس تاریخ پر کثیر ائمہ محدثین وعلمائے سیر نے اتفاق کیا وہ بارہ ربیع الاول ہی ہے خود منکرین

میلاد کے سرکردہ حضرات کی کتب سے حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول ثابت ہے۔حوالہ جات پیش خدمت ہیں؛

سند صحیح کے ساتھ ابن کثیر نے البدایہ والنھایہ، جلد۱، ص۲۷۴ میں لکھی ہے، امام ذھبی نے تلخیص المستدرک جلد۲، ص۶۰۳، السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد۱، ص ۱۶۷، شعب الایمان جلد۲، ص ۴۵۸، تاریخ الامم والملوک جلد۱، ۱۲۵، دلائل النبوۃ جلد۱، ص۷۴ عیون الاثر، جلد۱، ص۳۹، تاریخ ابن خلدون جلد۲، ص۴، مواھب اللدنیہ جلد۱، ص۱۴۲ وغیرہ بے شمار کتب تاریخ وسیرت میں مذکور ہے۔

منکرین میلاد میں سے مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے ارشاد العباد فی عید المیلاد، صفحہ۵، ابوالحسن علی الحسینی ندوی دیوبندی نے السیرۃ النبویہ، ص ۹۹، مفتی شفیع کراچوی دیوبندی والد مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے سیرت خاتم الانبیاء، ص۱۰، سلیمان ندوی نے رحمت عالم، ص۸، اسلم قاسمی دیوبندی ولد قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے سیرت پاک صفحہ۲۲، ولی رازی دیوبندی نے ھادی عالم صفحہ۴۳، مولوی مودودی نے سیرت سرور عالم، صفحہ۹۳، نواب صدیق حسن خان بھوپالی وھابی نے الشمامۃ العنبریۃ، ص۱۷ اور مولوی عبدالستار وہابی نے اکرام محمدی، ص۲۷۰، پر تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول ہی لکھی ہے۔

منکر میلاد سے سوال:

اگر آپ کی بات مان بھی لیں کہ میلاد شریف کی تاریخ ۹ ربیع الاول ہے تو کیا آپ حضرات ۹ ربیع الاول کو عید میلاد منایا کریں گے۔

اعتراض نمبر 6:

یہ مانا کہ ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی تو وصال بھی تو ۱۲ ربیع الاول کو ہوا، اس دن صحابہء کرام رو رہے تھے لہذا اس دن خوشی منانا کیسے درست ہوسکتا ہے؟

ہم اس ضمن میں منکرین میلاد ہی کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں:

مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ وصال پیر کو ہوا اس روز بارہ (۱۲) کسی طرح نہیں آتی۔ (نشر الطیب، ص ۳۴۹) حافظ سعید کی جماعۃ الدعوۃ (اہل حدیث تنظیم) نے وصال نبوی کی تاریخ یکم ربیع الاول ۱۱ ہجری لکھی ہے۔ (مجلّہ الدعوۃ مارچ ۲۰۰۷، ص۱۴) مفتی تقی عثمانی اور مفتی رفیع عثمانی کے والد مفتی شفیع دیوبندی نے لکھا ہے کہ وفات کسی طرح بھی ۱۲ ربیع الاول کو نہیں بنتی۔ (سیرت الانبیاء، جلد۱، ص۱۱۹) قدیم مورخ موسی بن عقبہ جو ثقہ ترین مورخ تھے اس نے بھی یکم ربیع الاول لکھی ہے۔ علامہ سہیلی نے بھی اس کو صحیح قرار دیا، علامہ شبلی نعمانی اور سید سلمان ندوی نے سیرت النبی ﷺ میں تفصیلی بحث کر کے یکم ربیع الاول کو ہی یوم وفات قرار دیا ہے۔ (سیرت النبی جلد۲، ص۱۰۴، قصص النبیین مترجم جلد۵، ص۳۵۱، مکتبۃ العلم، لاہور)

اگر فرض کر لیں کہ وصال ۱۲ ربیع الاول کو ہی مان لیا جائے تو یاد رکھیں سوگ صرف تین (۳) دن ہے سوائے بیوہ کے لئے (بخاری، رقم: ۱۲۸۱، مسلم: ۲۷۳۰، ابوداؤد: ۱۹۵۴، ترمذی: ۱۱۱۶، نسائی: ۳۴۴۳، ابن ماجہ: ۲۰۷۲) یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ ﷺ ایک لمحہ کے لئے موت کا ذائقہ اپنی شان کے لائق چکھنے کے بعد زندہ ہیں جیسا کہ صحیح احادیث مبارکہ میں ہے اور آپ ﷺ کی زندگی دنیا کی سی ہے جیسا کہ المھند علی المفند (صفحہ ۳۸ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، انارکلی لاہور) میں بھی ہے۔

اگر ۱۲ ربیع الاول کو ہی یوم ولادت اور یوم وصال تسلیم بھی کر لیا جائے تو پیدائش کی خوشی منائی جائے گی اور وفات کا غم نہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جمعہ کو سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی تخلیق ہوئی اور اپنی عمر مبارک گزار کر جمعہ کو ہی ان کا

وصال ہوا۔ (ابوداؤد: ۱۰۴۷، نسائی: ۱۳۷۵، ابن ماجہ: ۱۳۸۴، مسند احمد: ۱۶۲۶۲) اور جمعہ کو اللہ نے مسلمانوں کے لئے عید بنایا ہے۔ (ابن ماجہ: ۱۰۹۸، موطا امام مالک: ۱۳۱)

دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

"یہ وفات بھی امت کے لئے مظہر رحمت الٰہیہ ہوئی اور جب آپ سبب رحمت ہیں تو خود کس درجہ موردِ رحمت ہوں گے تو یہ وفات خود آپ کے لئے بھی نعمتِ عظمیٰ ہوئی" (نشر الطیب، ص۱۹۶ مطبوعہ مکتبہ لدھیانوی، کراچی)

دیوبندی عالم شیخ عبدالرحمٰن اشرفی مہتمم جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں:

"حضور ﷺ وصال فرمانے کے بعد بھی زندہ ہیں بلکہ پہلی حیات سے انتقال فرمانے کی حیات زیادہ قوی ہے اس لیے غمی کا سوال پیدا نہیں ہوتا، یہ بھی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔ (روزنامہ جنگ، ۲۷ فروری ۱۹۸۷ جمعہ میگزین: ۲۲)

سوگ کے بارے دیوبندیوں وھابیوں کے

مسلمہ امام اسمعیل دھلوی کا قول:

وہابی حضرات ذرا اپنے امام کا قول بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ اسمعیل دہلوی نے لکھا ہے، "عورت کو اپنے خاوند کے مرجانے پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا فرض ہے اگر نہ کرے تو گناہ گار ہوگی اس کے سوا تمام سوگ حرام ہیں خواہ وہ کسی پیغمبر پر ہو یا صدیق پر یا شہید پر موت یا قتل یا شہادت کے دنوں میں ہو یا اور دنوں میں اس حکم میں کسی کی تخصیص نہیں" (صراط مستقیم، ص۱۲۰، مطبوعہ اسلامی اکادمی، اردو بازار، لاہور)

منکرین میلاد سے سوال:

دیوبندی وہابی حضرات کو کل قیامت کے دن اللہ سے یہ سوال ضرور کرنا چاہیے کہ جمعہ کو ہی تخلیق آدم اور وصال کے باوجود عید کیوں بنایا گیا۔ اور خوشی کا دن بنا کر سوگ اور افسوس سے منع کیوں کر دیا گیا؟ اگر مان لیا جائے کہ ۱۲ ربیع الاول کو وصال ہے تو آپ حضرات کوئی غم کی مجلس کا ہی انتظام کر لیا کریں۔

اعتراض نمبر ۷: اس دن چراغاں کرنا درست نہیں۔

امر خیر میں خرچ کرنا ہرگز اسراف نہیں۔ عربی کا مقولہ ہے:

لَا اِسۡرَافَ فِی الۡخَیۡرِ لَاخَیۡرَ فِیۡ الۡاِسۡرَافِ

یعنی نیکی کے کام میں خرچ کرنا اسراف نہیں اور اسراف میں کوئی خیر نہیں۔

غلامان مصطفیٰ اپنی حسب توفیق چراغاں کرتے ہیں ورنہ حضور ﷺ کی شان تو ایسی ارفع و اعلیٰ ہے کہ ان کی ولادت کے موقع پر خود رب قدیر نے چراغاں فرمایا اور ایسا چراغاں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس روشنی میں شام کے محلات دیکھ لئے۔ حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

مسند احمد، حدیث: ۱۶۵۲۵، مستدرک للحاکم: ۴۱۴۰، معجم الکبیر للطبرانی: ۱۵۰۳۲، دلائل النبوۃ للبیہقی: جلد ۱، ص ۲۰، شعب الایمان: ۱۳۷۴، صحیح ابن حبان: ۶۱۵۰

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

لَمَّا حَضَرَتۡ وِلَادَۃُ رَسُوۡلِ اللّٰہِ رَاَیۡتُ الۡبَیۡتَ حِیۡنَ وَقَعَ قَدۡ

امْتَلاءَ نُوْرًا وَّ رَاَیْتُ النُّجُوْمَ تَدْنُوْا حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهَا سَتَقَعُ عَلَیَّ.

آپ ﷺ کی ولادت کے موقع پر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا گھر نور سے معمور ہو گیا اور میں نے ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اتنے نزدیک آ گئے ہیں کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ مجھ پر گر جائیں گے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، ج ۱، ص ۴۰، دلائل النبوۃ للبیہقی، ج ۱، ص ۱۱۱، الخصائص الکبریٰ، ج ۱، ص ۴۵، مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۲۲۰، نشر الطیب: ۴۴)

تاہم چراغاں کرنے کے لئے چوری کی بجلی استعمال کرنا حرام ہے۔

منکر میلاد سے سوال:

کیا چراغاں کرنا مطلقاً یعنی بالکل حرام ہے یا صرف میلاد مصطفیٰ ﷺ کے لئے چراغاں کرنا حرام ہے اور اپنے خاندان کی تقریبات یعنی شادی وغیرہ کے موقع پر کرنا جائز ہے؟ اگر اس موقع پر جائز ہے اور یہاں ناجائز تو کوئی ایک حدیث خواہ ضعیف ہی ہو پیش فرما دیں۔

اعتراض نمبر ۸: جھنڈا لگانا کہاں سے ثابت ہے؟

ولادت مصطفیٰ ﷺ پر جھنڈا لگانا سنت جبریل امین ہے (الخصائص الکبریٰ للسیوطی، جلد ۱، ص ۸۲)

شاہ فیصل کی لاہور آمد پر وہابی ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث نے شہر بھر کو جھنڈیوں سے سجانے کی اپیل کی۔ (ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ)

منکر میلاد سے سوال:

کیا صرف میلاد کا جھنڈا لگانا ناجائز ہے اور اپنے ملک اور تنظیم کا جھنڈا لگانا جائز ہے؟ سپاہ صحابہ اور جماعۃ الدعوۃ، جماعت اسلامی، اسلامی جمعیت طلبہ کا جھنڈا کہاں سے ثابت ہے؟

اعتراض نمبر ۹: جلوس میلاد بے اصل ہے؟

یہ بھی آپ حضرات کا فریب ہے، ہجرت مدینہ کے موقع پر جب حضور ﷺ موضع غمیم پہنچے تو بریدہ اسلمی اپنے ستر (۷۰) ساتھیوں کے ساتھ دامن اسلام سے وابستہ ہوئے اور عرض کیا کہ حضور! مدینہ شریف میں آپ کا داخلہ جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہیے اور اپنے عمامہ کو نیزے پر ڈال کر جھنڈا بنایا اور حضور ﷺ کے آگے آگے روانہ ہوئے۔ (وفاء الوفا، جلد ۱، ص ۲۴۳)

دیوبندی حضرات نے بھکر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یوم ولادت پر جلوس نکالا۔ (روزنامہ جنگ، لاہور مورخہ ۶ نومبر ۱۹۹۶، ص: ۲، کالم: ۵)

دیوبندی امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری نے عید میلاد النبی ﷺ پر جلوس نکالا۔ (روزنامہ آزاد، لاہور ۲۶ ستمبر ۱۹۵۷)

ہفت روزہ رسالہ لولاک‘‘ کے ایڈیٹر مولوی تاج محمود ۹ جنوری ۱۹۸۲ کے شمارہ میں لکھتے ہیں:

’’ربوہ میں بھی عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں جلوس نکالا گیا جس کی قیادت مولوی اللہ وسایا دیوبندی، مولوی اللہ بخش دیوبندی، مولوی احمد چار یاری امام مسجد محمد یہ اور قاری شبیر احمد نے کی۔

جماعت اسلامی کے بانی مودودی نے غلاف کعبہ کا جلوس نکالا۔(ترجمان القرآن، اپریل ۱۹۶۳ء)

شاہ فیصل کی لاہور آمد پر جلوس میلاد کے منکرین نے شاہ فیصل کے اعزاز کے لیے بھر پور جلوس کی ترغیب دلائی اور تمام سرکاری اور پرائیویٹ ادارے بند رکھنے کی اپیل کی۔
حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ، الاعتصام، لاہور ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ، ترجمان الاسلام، ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ، نوائے وقت، ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ، مشرق، لاہور ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

ہندو پنڈت جواہر لال نہرو ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء کو سعودی عرب کے دورہ پر گیا تو شاہ سعود، سعودی وزراء، فوجی افسران اور عوام نے بھرپور استقبال کیا اور ''مرحبا نہرو رسول السلام'' اور ''جے ہند'' کے نعروں سے استقبال کیا اور جلوس کی شکل میں نہرو کو شاہ سعود کے محل میں لے جایا گیا۔(روزنامہ جنگ، کراچی ۲۸/ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶)

ہندو صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد ۱۳ جولائی ۱۹۵۷ء کو دارالعلوم دیوبند کے دورہ پر گئے تو دیوبندی مولوی حسین احمد مدنی اور قاری طیب مہتمم دارالعلوم نے استقبال کیا، ہار پہنائے، جلوس کی شکل میں دارالعلوم لے کر گئے اور تمام راستے کو خوشنما دروازوں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجا رکھا تھا اور دارالعلوم پہنچنے پر ''اللہ اکبر دارالعلوم زندہ باد'' کے نعروں سے استقبال کیا۔(ملخصاً ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ستمبر ۱۹۵۷)

وہابیوں نے اپنے شیخ القرآن مولوی غلام علی خان کی آزاد کشمیر آمد پر جلوس نکالا، گولہ بازی کی، گیٹ، بازاروں اور مقام تقریر کو سجایا۔(ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی، اگست ۱۹۶۳ء)

منکرین میلاد کے جلوس نکالنے کے واقعات بہت زیادہ ہیں، اب ہم صرف چند

حوالہ جات پیش کر رہے ہیں:

روزنامہ تعمیر، راولپنڈی ۲ جون ۱۹۵۷ء، تنظیم اہل حدیث ۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء، الافاضات اشرف علی تھانوی، حصہ ۶ ص: ۱۶۶ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۲ ستمبر ۱۹۶۱ء، زمیندار، ۲۷ مئی ۱۹۵۱

منکر میلاد سے سوال:

کیا صرف نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے موقع پر جلوس نکالنا ناجائز ہے؟ اور ۵ فروری کو یوم یکجہتی ء کشمیر پر کشمیر ریلی، یکم محرم الحرام کو ''مدح صحابہ ریلی''، مہنگائی اور لوڈ شیڈنگ کے خلاف احتجاجی ریلی نکالنا جائز ہے؟ جماعت اسلامی آئے روز احتجاجی ریلیاں اور دھرنوں کی کال دیتی ہے یہ کہاں سے ثابت ہیں؟

اعتراض نمبر 10:

عید میلاد النبی ﷺ کی ابتداء ایک فضول خرچ، عیاش طبع بادشاہ ملک مظفر ابوسعید (شاہ اربل) کی ایجاد ہے؟

اول تو عرض ہے کہ میلاد کی ابتداء رب تعالیٰ نے خود فرمائی اور پھر ہر دور کے انبیائے کرام علیہم السلام اس کا درس دیتے رہے، خود حضور ﷺ نے اپنا میلاد بیان فرمایا جیسا کہ دلائل کے ساتھ اوپر وضاحت کی جا چکی، ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ شاہ اربل حکومتی سطح پر میلاد منانے کا اہتمام کرتا، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سب سے اول شاہ اربل نے حکومتی سطح پر عید میلاد منانے کو رواج دیا بلکہ امام عزالدین ابن اثیر شیبانی نے لکھا ہے کہ سن ۴۸۴ھ میں جلال الدولہ سلطان ملک شاہ سلجوقی جنگی مہمات سے فارغ ہو کر دوسری مرتبہ بغداد آیا تو اس نے خوب دُھوم دھام سے میلاد منایا۔(الکامل فی التاریخ، جلد ۸،

ص ۳۴۹) اس کو امام ذہبی نے بھی تحریر کیا ہے۔ (تاریخ اسلام، حوادثات: ص ۴۸۴) مولوی حسن مثنی ندوی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ (سیارہ ڈائجسٹ، رسول نمبر: جلد ۲، ص ۴۱۱)

شاہ اربل کے کردار کے متعلق ہمیں تمہارے مولویوں کی بجائے اپنے جلیل القدر عظیم الرفعت ائمہ ومحدثین حضرات کی رائے عزیز ہے۔ حافظ ابن کثیر، امام جلال الدین سیوطی، شیخ ابن خلکان، امام ذہبی، امام قزوینی، شیخ مبارک حفیانی، امام ابوشامہ، شیخ محمد قادسی اور سبط ابن جوزی نے شاہ اربل کو نہایت سخی، عادل، کفایت شعار، بہادر، جرات مند، دانا حاکم تحریر کیا ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

(الحاوی للفتاوی، جلد ۱، ص ۱۹۰، ۱۸۹، حسن المقصد للسیوطی، وفیات الاعیان، جلد ۳، ص ۵۳۹، العبر فی خبر من غبر، جلد ۲، ص ۲۲۴، سیر الاعلام النبلاء، جلد ۱۶، ص ۲۷۵، آثار البلاد واخبار العباد، ص ۲۹۰، شذرات الذہب، جلد ۵، ص ۱۴۰)

منکر میلاد سے سوال:

بچہ بچہ جانتا ہے کہ قرآن پاک پر اعراب ایک نہایت ہی فاسق و فاجر حاکم حجاج بن یوسف نے لگوائے تھے تو کیا وہابی، دیوبندی حضرات اس کے لگائے گئے اعراب والے قرآن پڑھنے کو بھی جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟ مزید یہ کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ۶۴ھ میں رسول اللہ ﷺ کی خواہش کے مطابق کعبۃ اللہ میں دو دروازے شرقا غربا لگوا دیئے، حجاج نے اس کو بھی ختم کر کے دوبارہ قریش مکہ کی بنیادوں پر تعمیر کروا دی اور آج تک کعبۃ اللہ کی عمارت انہی بنیادوں پر ہے، کیا وہابیہ دیوبندیہ حضرات کے نزدیک اس فاسق فاجر کی قائم کردہ عمارت کا طواف کرنے سے حج بھی ہوتا ہے یا نہیں؟

اعتراض نمبر 11:

شاہ اربل نے ایک کذاب دنیا پرست مولوی عمر بن حسن دحیہ کلبی کو ایک ہزار درہم کا لالچ دے کر یہ بدعت ایجاد کروائی؟

لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مولانا عمر بن حسن دحیہ کلبی المعروف شیخ دحیہ پر یہ سراسر بہتان ہے، ہم اس بابت بھی تمہارے دو ٹکے کے بازاری مولویوں کی نہیں بلکہ اپنے جلیل القدر ائمہ ومحدثین کی رائے عزیز ہے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے شیخ دحیہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ کی میلاد پر لکھی گئی کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر کا مطالعہ کیا اور اس سے نہایت ہی قیمتی اور خوبصورت باتیں نوٹ کرلیں۔ (البدایہ، جلد ۱۳، ص ۱۵۵) حافظ ابن کثیر نے آپ کو نہایت ہی صالح اور زاہد لکھا ہے، شیخ جمال عزون نے آپ کو عالم اور حافظ حدیث لکھا ہے (مقدمۃ الایات، ۱۰۱) شیخ ابن نجار، شیخ منصور بن سلیم سکندانی، امام ابن سید الناس، امام ذہبی، امام ابن ملقن نے آپ کی تصانیف کو نہایت سراہا ہے (حاشیۃ المختصر المحتاج، جلد ۳، ص ۹۹، الذیل علی تکملۃ الاکمال، ص ۳۴۹، میزان الاعتدال، جلد ۳، ص ۱۸۸، البدر المنیر، جلد ۱، ص ۲۹۱)

اعتراض نمبر 12:

جو میلاد نہیں مناتا اس کو گستاخ کہا جاتا ہے۔

العیاذ باللہ تعالی۔ یہ بھی آپ لوگوں کا بہتان ہے، میلاد کے متعلق اہل سنت کا نظریہ واضح ہے کہ یہ امر جائز اور باعث اجروثواب ہے۔ اہل سنت اس کے لیے کسی خاص طریقہ کو لازم (فرض/ واجب) نہیں جانتے، حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے کے

لیے کوئی بھی صاحب شان کام، جس سے شریعت میں کوئی حرج واقع نہ ہو- اختیار کیا جاسکتا ہے۔

اصل مسئلہ ''میلاد نہ کرنا'' نہیں بلکہ ''میلاد سے روکنا'' اور میلاد کو 'شرک' 'بدعت قبیحہ' 'حرام' کہنا ہے کہ اول تو اس کے حرام، بدعت قبیحہ یا شرک ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور جس کام کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ نے حلال کیا ہے اس کو حرام کہنا اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ پر افترا ہے۔ دوسرا اس سے امت مسلمہ میں افتراق و انتشار پیدا ہوتا ہے اور کوئی بھی امتی اس بات کو گوارا نہیں کرے گا کہ وہ اپنے نبی کریم ﷺ کی آمد پر قرآن وسنت کے مطابق خوشیاں منا رہا ہو اور کوئی اس کے اس فعل کو شرک، بدعت سیئہ، ناجائز، گناہ اور کافروں کا طریقہ کہے۔

نوٹ: اگر کوئی میلاد منانے کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے کہ جس سے شریعت نے منع کیا ہے تو اس کو اس طریقہ سے منع کیا جائے گا نہ کہ سرے سے میلاد ہی کو شرک و بدعت کہہ دیا جائے۔

آپ حضرات (وہابی، دیوبندی) اگر میلاد منا بھی لیں تو بھی گستاخی کے زمرے سے نہیں نکل سکتے جب تک ان صریح کلمات شنیعہ سے توبہ نہ کرلو جو کہ تم لوگوں نے شان الوہیت و رسالت میں اپنی کتب میں رقم کر رکھے ہیں۔ تاہم تمہارے ہی سرکردہ مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے کہ جو میلاد کی خوشی نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبریۃ، ص۱۲ مطبوعہ فاران اکیڈمی، اردو بازار لاہور)

منکر میلاد سے سوال:

(۱) شادی بیاہ وغیرہ کی فی زمانہ تقریبات میں بھی بہت سارے امور قطعا خلاف شریعت ہوتے ہیں مگر کوئی بھی ان خلاف شریعت کاموں کی وجہ سے 'نکاح و شادی کی

تقریب'' کو حرام نہیں کہتا تو پھر آخر ''میلاد مصطفی ﷺ'' سے ہی انکار کیوں؟؟؟

(۲) اپنے امام نواب صدیق بھوپالی کے فتوی کے بارے آپ کی کیا رائے ہے؟

قارئین کرام آپ نے منکرین میلاد کے اعتراضات اور ان کے مختصر جوابات ملاحظہ فرمائے اور اب آپ کو چاہیے کہ ہر جواب کے آخر میں منکرین میلاد پر قائم کیے گئے سوالات کا جواب ان سے طلب کریں۔ جو کہ ان شاء اللہ تا صبح قیامت نہ دے سکیں گے۔

عید میلاد النبی ﷺ کے جواز پر منکرین میلاد کے اکابرین کی رائے

اب ہم عید میلاد کے جواز پر کچھ حوالہ جات منکرین میلاد کے اکابرین سے پیش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ: محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں (فیصلہ ہفت مسئلہ ص۱۳)

نوٹ: امداد المشتاق ص۸۸، شمائم امدادیہ ص۶۸، پر بھی ذکر وقیام کو درست کہا ہے۔

رشید احمد لدھیانوی (کراچی): جب ابولہب جیسے کافر کے لیے میلاد النبی ﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔ (احسن الفتاوی ج۱ ص۳۴۷)

رشید گنگوہی نے خلیل انبیٹھوی کو کتاب ''تواریخ حبیب الہٰ'' دے کر محفل میلا د میں وعظ کے لیے بھیجا۔(تذکرۃ الرشید ج۲ ص۲۸۴)

تمام اکابر دیوبند کی مصدقہ کتاب ''المہند علی المفند'' کے صفحہ ۴۶ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی میں ہے:

''ذکر میلا دالنبی اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے اور منکرات شرعیہ سے پاک مجلس مولو دسبب خیر و برکت ہے۔''

قاسم نانوتوی دیوبندی سے پوچھا گیا آپ میلا د نہیں کرتے مولانا عبد السمیع کرتے ہیں کہا ان کو حضور ﷺ سے محبت زیادہ ہے دعا کرو ہمیں بھی زیادہ ہو جائے۔(سوانح قاسمی ج1 ص471 سفرنامہ لاہور ولکھنو،ص 228،مجالس حکیم الامت ص 124)

وہابیوں کے مرشد اول سید احمد رائے بریلوی نے کشتی میں میلا د منایا، ذکر ولادت باسعادت کے قصائد پڑھے اور اختتام پر ''حلوہ'' تقسیم کیا۔(ملخصاً مخزن احمدی:۸۵)

ثناء اللہ امرتسری وہابی: بارھویں (میلا دشریف کرنا) ایصال ثواب کی نیت سے درست ہے اختلاف اٹھ جاتا ہے۔(فتاوی ثنائیہ ج۲ ص۷۱)

عبد اللہ لاہوری وہابی: میلا دشریف کرتے وقت قیام کرنا مستحسن سمجھتے ہیں۔(اہلحدیث کا مذہب ص35)

وحید الزمان وہابی: فاتحہ و میلا د کا انکار جائز نہیں (ھدیۃ المھدی ص۱۱۸) مزید اس نے محفل میلا د کو اچھی چیز قرار دیا ہے(تیسیر الباری ج۲ ص۱۷۷)

مزید لکھا: کرسمس کے دن جو حضرت عیسیٰ کا یوم ولادت ہے خوشی کرنا، ہمارے نبی ﷺ کی ولادت والے دن کی خوشی کرنے کی طرح ہے اور ہم تو حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور تمام نبیوں کی ولادتوں کے دن خوشی

کرنے کے زیادہ حق دار ہیں۔(ھدیۃ المھدی ص۴۶)

مزید لکھا ہے: معتبر قول یہی ہے کہ محفل میلا د جائز ہے، کیونکہ یہ ثواب کی نیت سے ہی ہوتی ہے۔ پھر اس میں بدعت کا کیا دخل ہے۔(ھدیۃ المھدی ص۴۶)

نواب صدیق وہابی نے کہا: جسے آپ کے میلا د کا حال سن کر اور آپ کے میلا د کی خوشی نہ ہو وہ مسلمان نہیں (الشمامۃ العنبریہ ص 12)

وہابیوں کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتا ہے:

''اسی طرح نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن کی تعظیم کا معاملہ ہے مسلمان یہ چیز یا تو عیسائیوں کی تقلید میں کرتے ہیں جو حضرت عیسی علیہ السلام کے یوم ولادت میں عید مناتے ہیں یا پھر رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ اللہ تعالی اس بدعت پر نہیں بلکہ اس محنت اور اجتہاد پر انہیں ثواب دے گا۔'' (اقتضاء الصراط المستقیم ترجمہ وتلخیص بنام فکر و عقیدہ کی گمراہیاں اور صراط مستقیم کے تقاضے، ص۴۷ مترجم مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی)

ابن تیمیہ اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھتا ہے:

''ولادت نبوی کے وقت کی تعظیم اور اسے عید بنانے میں بعض لوگوں کو ثواب عظیم حاصل ہوسکتا ہے۔ یہ ثواب ان کی نیک نیتی اور رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے ہوگا۔(اقتضاء الصراط المستقیم، ص۷۷ مطبوعہ دارالسلام ،لوئر مال سیکرٹریٹ، لاہور)

☆☆☆☆☆